سوال

مرد اور عورت کافر تھے، عورت کو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے اور مرد نے اس سے حمل ضائع کرنے کا مطالبہ کیا لیکن عورت نے انکار کردیا، اور اس کی تجاویز پر عمل نہ کیا حتی کہ وضع حمل ہوا تو وہ بچی تھی، پھر مرد اور عورت دونوں ہی مسلمان ہوگئے، لیکن ان دونوں میں طلاق ہو چکی تھی کیا باپ کو ماں سے زیادہ حق ہے، حالانکہ وہ تو اس حمل کو ضائع کرنا چاہتا تھا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ہم آپ دونوں کی ہدایت و اسلام قبول کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور بندے پر اللہ عزوجل کی سب عظیم نعمت یہی ہے کہ وہ اسلام قبول کرلے، کیونکہ ودنیا و آخرت کی کامیابی اسی میں ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب کرے جو اسے پسند ہیں اور جن سے اللہ راضی ہوتا ہے، اور آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے

دوم:

آپ نے حمل ساقط کرانے سے انکار کرکے بہت اچھا کیا کیونکہ حمل ساقط کروانا معصیت و نافرمانی ہے، چاہے وہ بچہ میں روح ڈالی جانے سے قبل ساقط کروایا جائے یا روح ڈالے جانے کے بعد، اگرچہ روح ڈالے جانے کے بعد حمل ساقط کرانا زیادہ گناہ کا باعث ہے

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (40269) اور (42321) کے جوابات میں گزر چکا ہے

سوم:

جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اور ان کی علیحدگی ہوجائے اور ان کا کوئی بچہ بھی ہو تو شریعت کا مقرر کردہ فیصلہ ہے کہ اس بچے کی تربیت کا باپ سے زیادہ ماں کو حق ہے، لیکن اگر اس میں کوئی مانع ہو مثلا ماں اور شادی کرلے یا قلت دین کی مالک ہو یا پھر اس کی دیکھ بھال کرنے میں کوتاہی کرتی ہو تو پھر نہیں

اس کی تفصیل سوال نمبر (8189) اور (20705) اور (21516) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے

چہارم:

باپ کا بیوی کو حمل ساقط کرانے کی برائی سے اس کا ثابت شدہ حق مثلا نسب اور بچے کی دیکھ بھال اور اس کا خرچ برداشت کرنا اور اس کا نام رکھنا، اور ماں کی پرورش میں ہونے کی مدت میں وقتا فوقتا بچے کو ملنا یہ سب کچھ ثابت نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر ماں کی حق پرورش میں کوئی مانع پایا جاتا ہو تو باپ کو حق پرورش حاصل ہوگا

ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اس کا یہ گناہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے معاف کردیا ہے، کیونکہ دین اسلام اپنے سے قبل سب گناہوں کا کفارہ بن کر انہیں ختم کردیتا ہے

پنجم :

سوال کرنے والی کا یہ قول :

"کیا اب بھی باپ کو ماں سے زیادہ حق حاصل ہے "

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ باپ کا حق ہمیشہ ماں سے زیادہ نہیں ہوتا، بلکہ ماں کا حق پرورش باپ کے حق پر مقدم ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے، اور نیکی و حسن سلوک میں بھی ماں کا حق باپ کے حق پر مقدم ہے، یعنی ماں کے ساتھ باپ سے زیادہ حسن سلوک کیا جائیگا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسن صحبت کے اعتبار سے کون زیادہ حقدار ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری ماں .

اس نے کہا : پھر کون ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری ماں

اس نے کہا : پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر تیری ماں

اس نے کہا : پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر تیرا باپ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب ہے، اور ان میں سے سب سے زیادہ حسن سلوک ماں کے ساتھ ہوگا، اس کے بعد باپ کے ساتھ، اور پھر اس کے قریب تر کے ساتھ

علماء کرام کہتے ہیں :

"ماں کو مقدم کرنے کا سبب یہ ہے کہ ماں بچے کے سلسلہ میں زیادہ تکلیف برداشت کرتی ہے، اور اس پر شفقت کرتی اور اس کی خدمت بجالاتی ہے، ماں حمل میں بھی مشقت اٹھاتی اور پھر ولادت کی مشکلات بھی برداشت کرتی ہے، پھر اسے دودھ پلاتی اور پھر اس کی تربیت و پرورش کرتی اور تیمارداری وغیرہ بھی کرتی ہے

حارث المحاربی نے علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ حسن سلوک میں باپ پر ماں کو مقدم کیا جائیگا، اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے

اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس میں تفصیل ہے: اور بعض علماء اس کو برابر قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے: بعض نے اسے امام مالک رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے

اور صحیح پہلا قول ہی ہے یعنی ماں کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے" انتہی

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

75408